اسلام سے کیا مراد ہے؟ اسلام کی نمایاں معوضیات بیان کیجیے۔

اسلام عربی لفظ "سلم" سے ماخوذ کردہ ہے جسکے معنی لغت میں امن و سلامتی کے ہیں۔ اصطلاح میں اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اپنا آپ اسکے سپرد کر دینا اسلام کہلاتا ہے۔ اسلام امن کی طرف لے جاتا ہے اور اس میں کوئی شے امن کے خلاف نہیں۔ شرعی اعتبار سے "اپنی مرضی سے اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے امن میں داخل ہو جانے کو اسلام کہتے ہیں"۔ لہذا دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کیلئے انسان کی اپنی رضامندی ضروری ہے جونکہ یہ اسلام کا ایک جزو ہے۔ اس ضمن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

لا اکراہ فی الدین

ترجمہ: "دین میں کوئی جبر نہیں" (2 : 256)

اسی طرح سورۃ کافرون میں ارشادِ ربانی ہے کہ

لکم دینکم ولی دین

ترجمہ: "تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین" (109 : 06)

لہذا اس سے ظاہر ہے کہ دینِ اسلام میں کوئی جبر نہیں۔ انسان اپنی مرضی سے اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل ہو سکتا ہے اور اس پر کوئی زبردستی نہیں۔

اسلام اپنے اندر بے حد وسعت رکھتا ہے اور ہر شعبہ میں مکمل راہنمائی کرتا ہے۔ اسلام بے حد و حساب خوبیوں کا مالک ہے اسی بنا پر یہ آفاقی و لامحدود مکمل و پسندیدہ دین ہے۔ اس ضمن میں دینِ اسلام کو قرآن پاک میں کچھ اسطرح بیان کیا گیا

"آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کے طور پر پسند کر لیا" (سورۃ المائدہ: 3)

اسلام ایک عالمگیر دین ہے کیونکہ یہ کسی ایک کے لئے نہیں بلکہ بلا امتیاز رنگ ونسل، ملک، قوم، زبان سب کے لئے ہے۔ اسلامی نظریہ خواہ وہ کسی بھی چیز یا معاملے سے متعلق ہو وہ اسلام کے علاوہ دیگر تمام نظریات سے ہٹ کر ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ دنیا کا کوئی مذہب اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ باقی مذاہب میں کہیں نہ کہیں کوئی کمی ہے اور وہ تمام نامکمل ہیں۔ اسلام کی کچھ ایسی انفرادی اور اجتماعی خصوصیات ہیں جو اور کسی مذہب میں موجود نہیں اور خصوصیت اسلام کو دوسرے تمام مذاہب سے منفرد بناتی ہے لہٰذا ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

ان الدین عند اللہ الاسلام

ترجمہ: "بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے" (آل عمران: 19)

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے کہ

"وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو" (توبہ: 33)

رسول اللہ کے مطابق اسلام دو چیزوں کا مجموعہ ہے
جن میں اللہ اور اسکے رسول کی گواہی دینا اور ارکانِ اسلام پر ایمان لانا شامل ہے۔ حدیثِ جبریلؑ جو کہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ مطابق کسی روز صحابہ اکرامؓ رسول اللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک انتہائی سفید کپڑوں میں ملبوس، نہایت سیاہ بالوں والا ایک شخص ان کے پاس آیا، جس پر نہ سفر کا اثر تھا اور نہ ہی صحابہ میں سے کوئی انہیں جانتا تھا، اس شخص نے نبیؐ کی جانب بیٹھ کر رسول اللہ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنوں کو ملایا، اور اپنے دونوں ہاتھوں کو رسول اللہ کے دونوں زانوں پر رکھا اور کہا "اے محمدؐ! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے، تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، طاقت ہو تو اللہ کے گھر کا حج کرنا، اس پر اس آدمی (حضرت جبرائیلؑ) نے کہا کہ آپؐ نے سچ فرمایا۔ لہذا نبیؐ کے مطابق اسلام سے مراد اللہ اور اس کے رسول کی گواہی دینا اور ارکانِ اسلام پر ایمان لانا ہے

امام غزالی کی رو سے

"دینِ اسلام دو چیزوں کا مجموعہ ہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد"

اسی طرح صدر الدین اصلاحی اسلام کو متعارف کرواتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ

اسلام دو چیزوں کا مجموعہ ہے، ایک اللہ کیطرف سے مکمل سورتوں میں بیان کردہ ہمارے عقائد اور

دوسرا مدنی سورتوں میں بیان کردہ عبادات"

اسلام کی نمایاں خصوصیات

اسلام ایک عالمگیر دین کا نام ہے کیونکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، ہر زمانے کیلئے ہے، کسی مخصوص علاقے تک محدود نہیں اور نہ ہی کسی ایک مخصوص تہذیب و ثقافت سے متعلق نہیں، کوئی بھی شخص بلاامتیاز کلمہ حق بڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوسکتا ہے۔ لہٰذا اسلام پوری عالم انسانیت کے لئے بہترین ضابطۂ حیات ہے۔ اس ضمن میں اسلام کی چند نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱. توحید - اسلام کا تصورِ واحدانیت

توحید کے معانی ایک ماننا یا ایک تسلیم کرنے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں توحید سے مراد اللہ کی واحدانیت کے اعتقاد کا نام ہے اور اس بات پر یقین رکھنا کہ اللہ اپنی ذات، صفات اور عبادات میں وحدہ لاشریک ہے۔ اسلام کے بنیادی عقائد میں سب سے بنیادی و اہم عقیدہ توحید ہے۔ اس کی موجودگی و شرکت ایمان کو کامل اور غیر موجودگی ایمان کے وجود کو ختم کر دیتی ہے۔ اسلام کے تمام ارکان اسی کے گرد گھومتے ہیں یا اسی پر منحصر ہیں لہٰذا توحید عقائد اسلام میں روح کی حیثیت رکھتا ہے اور اسی بنا پر یہ مذہب کی جانب پہلا اور بنیادی قدم ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے

قل ھو اللہ احد ۝ اللہ الصمد ۝ لم یلد ولم یولد ۝ ولم یکن لہ کفوا احد ۝

"کہہ دو کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ ہی اسکا کوئی ہمسر"
(الاخلاص)

چھوٹا بہت سورۃ ہے یہ انسان کو زندگی گزارنے کے طور طریقے

لہٰذا اسلام کی بنیادی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت توحید ہے جو اسلام میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے اور یہ اسلام کا پہلا سبق ہے لہٰذا جو توحید کو سمجھ پائے گا وہی اسلام کو سمجھ پائے گا۔

2- رسالت

رسالت کا معنی پیغام اور پیغامبری کا ہے۔ رسول کا معنی بھیجا ہوا یا قاصد ہے شریعتِ اسلامی میں رسول ان محترم ھستیوں کو کہا جاتا ہے کہ جنہیں عام انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کیلئے اللہ انسانوں ہی میں سے ہی منتخب کر کے مبعوث فرماتے ہیں اور ان رسولوں کے منصب کو شریعت اسلامیہ میں منصب رسالت کہتے ہیں۔

شریعت اسلامیہ کی رو سے حضرت آدمؑ سے حضورؐ تک کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ بھیجے گئے جن میں سے کچھ صاحب شریعت رسول تھے۔ ان سب انبیاءؑ و رسل پر ایمان لانا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں حضورؐ کو خاتم الانبیاء تسلیم کرنا اور آپؐ کی شریعت پر عمل پیرا ہونا بھی ضروری ہے آپؐ کی شریعت سابقہ شرائع کیلئے ناسخ ہے اور سابقہ شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں۔ آپؐ کی شریعت مکمل و جامع ہے۔ ہر علاقہ و طبقہ کیلئے موزوں ہے اور چونکہ آپؐ کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہو چکا ہے اس لئے آپؐ کی شریعت کے منسوخ ہونے کا تاقیامت کوئی امکان نہیں ہے چنانچہ سورۃ الاحزاب میں ارشادِ ربانی ہے کہ

"محمدؐ تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور وہ تو خاتم النبین ہیں"
(33:40)

سیدھی راہ پر چلنے کیلئے نبی کریمؐ کی شریعت پر عمل پیرا ہونا بہت ضروری ہے یہ انسان کو زندگی گزارنے کے طور طریقے

علم و تعلیم، خواتین سے متعلق معلومات فراہم کرتی ہے۔ دراصل نبی کریم ؐ کی حیاتِ مبارکہ ہمارے لئے قرآن پاک پر ایک عملی نمونہ ہے اسی اثناء میں نبی کریم ؐ کو چلتا پھرتا نمونہ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ جو کچھ بھی قرآن پاک میں اللہ کی طرف سے بیان ہوا نبی ؐ نے اُن تعلیمات پر عملی مظاہرہ فرمایا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ

"اور نہ وہ خواہش سے بولتا ہے، یہ ایک وحی ہے جو کی جارہی ہے" (53: 3-4)

پس نبی کی شریعت پر عمل پیرا ہونا اسلام کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہے جو انسان کی حقیقی فلاح کا ذریعہ ہے اور امن کا ضامن ہے۔

3۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے یہ انسانی زندگی کی ہر پہلو میں رہنمائی کرتا ہے۔ یہ انسان کی پیدائش، اسکی پرورش، خاندانی، معاشی، معاشرتی نظام سے متعلق، انسانی کردار سازی، علم و تعلیم، حصولِ رزق غرض زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے برعکس باقی مذاہب نامکمل ہیں اور پوری انسانی زندگی کا احاطہ نہیں کرتے۔ ان تمام مذاہب کے مقابلے میں اسلام کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ زندگی کا نہایت منظم ضابطہ ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی، قومی ہو یا بین الاقوامی، معاشی ہو یا سیاسی معاشرتی ہو یا قانونی اسلامی ھدایت سے محروم نہیں۔ اکثر اوقات یہ غلط فہمی عام پائی جاتی ہے کہ مذہب انسان کا شخصی اور انفرادی معاملہ ہے، دوسرے مذاہب کے بارے میں تو یہ بات صحیح ہو سکتی ہے مگر اسلام اس نظریے کے برعکس ہے

قرآن پاک میں اس کے لئے ایک اصطلاح استعمال کی گئی ہے جسکو "دین" کہا جاتا ہے جسکے معنی ایک مکمل ضابطہ و ھدایت کے ہیں اور اس اعتبار سے اسلام کو محض نماز، روزہ، زکوٰۃ جیسی عبادات تک محدود کر دینا درست نہیں ہے بلکہ اسلام کا اطلاق زندگی کے ہر پہلو پر ھونا حقیقی معنوں میں دینِ اسلام ہے۔ اس ضمن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

"اے ایمان والو! اسلام میں پوری طرح سے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو"

(البقرہ)

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان کی زندگی کا ہر شعبہ اور ہر رخ اللہ کی رضا کے مطابق متعین ہوتا ہے۔ اسکو زندگی کے ہر شعبہ میں، اپنے سارے اعمال و احوال دین، اپنے کل معاملات و تعلقات میں خدا کی ھدایت پر عمل پیرہ ہونا ہوتا ہے۔ اور خدا کی ھدایات پر عمل پیرہ ہونا خدا کی اطاعت ہے اور یہی اسلام ہے کہ اپنی مرضی سے اپنی زندگی کے شعبہ میں خدا کی اطاعت کرتے ہوئے اپنا آپ اللہ کے حوالے کر دینا۔ جبکہ اللہ کی ھدایت کی خلاف ورزی کو شیطان کی پیروی قرار دیا گیا کیونکہ ابتداء میں شیطان اللہ کا فرمانبردار اور پرستار تھا لیکن جب اللہ نے اسے ایک ایسا حکم دیا جو اسکے نفس پر گراں گزرا یعنی حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنا تو اس نے انکار کر دیا اور گمراہی کا شکار ہو گیا۔ لہٰذا اللہ اور اسکے رسول کی گواہی دینے اور عبادات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی کے ہر پہلو کو اسلامی تعلیمات اور اللہ کے احکامات کے مطابق گزارنا دینِ اسلام ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

۶- انسانیت

اسلام ایک عالمگیر دین ہے اور یہ تا قیامت قائم رہے گا

لہٰذا اس میں انسانیت کا سبق موجود ہے۔ اسلام ہمیں اجتماعیت کا سبق دیتا ہے۔ جسکے لئے انسانیت کے سبق کا علم ہونا بہت ضروری ہے انسان کو انسانیت کے قریب آنے کیلئے کچھ خوبیوں کا مالک ہونا پڑتا ہے اور یہ خوبیاں بلاتفریق ہونی چاہییں۔ ان خوبیوں میں بلاتفریق دوسرے انسانوں سے محبت، ہمدردی، بردباری، دوسرے انسانوں کی مدد کرنا شامل ہیں

آج اکیسویں صدی میں بلاتفریق انسانی حقوق کی پاسداری کرنا انسانیت ہے۔ جانوروں کے حقوق کے تحفظ اور ماحولیاتی تحفظ بھی انسانیت کا تقاضہ ہے۔ آج ماحولیاتی تحفظ، پائیدار ترقی کے اہداف (sustainable development goals) میں شامل ہے۔ اس اثناء میں ارشادِ نبوی ہے کہ

"سرسبز درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے"

اسکے علاوہ سرسبز درختوں کو کاٹنے کی ممانعت کی گئی حتیٰ کہ جنگی حالت میں بھی درختوں اور فصلوں کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا گیا۔ اسی طرح اسلام جانوروں پر رحم کی تلقین کرتا ہے اسکے بھی حقوق مقرر کئے گئے اسکا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ نبی کریمؐ نے ایک بدو کی سرزنش کی کہ اسکا اونٹ بھوکا تھا اسی طرح ایک عورت کو جہنم کی سزا سنادی گئی کیونکہ اُس نے اپنی بلی کو بھوکا رکھا اور بلی مر گئی۔

انسانیت کی شرط اچھے اخلاق کا ہونا بھی ہے۔ آج اکیسویں صدی میں مغرب میں انسانیت کے رول ماڈل میں مدر ٹریسہ جیسی شخصیت شامل ہیں جنہوں نے انسانوں سے ہمدردی کا مظاہرہ پیش کیا۔ گوتم بدھ جو کہ انسانیت کے علمبردار ضرور کہے جاتے ہیں اسکی پر لکھی جانے والی کتاب "بدھا کی حکایات" کے مطابق

"اگر کوئی شخص انسانیت سیکھنا چاہتا ہے تو اسکی سب سے پہلی شرط اچھے اخلاق کی تکمیل ہے"

آج ماہر نفسیات کے مطابق بھی، انسان کے اچھے اخلاق ہونے سے آدھے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔

اسلام بھی حصولِ انسانیت کے لئے اچھے اخلاق کی تکمیل کی شرط رکھتا ہے۔ کامل ترین ایمان کیلئے اچھے اور اعلیٰ درجے کے اخلاق کی شرط ہے۔ اس ا‌ثنا میں حدیثِ نبوی ہے کہ

"مومنوں میں کامل ترین ایمان والے وہ ہیں جو اخلاق کے اعلیٰ درجوں پر فائز ہیں"

اس کے علاوہ ایک اور مقام پر ارشادِ نبوی ہے کہ

"مومن تو وہ ہیں جنکے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مومن محفوظ ہوں"

اسلام انسانیت پر زور دیتا ہے اور لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے کام کرنا انسانیت میں شامل ہوتا ہے۔ مصر میں مشہور جامعۃ الازہر کے معروف تجربہ کار پروفیسر ڈاکٹر وصی اللہ محمد عباس اپنی کتاب "The Key Feature of Islam" میں لکھتے ہیں کہ

"اسلام کی سب سے بڑی خوبی فلاحِ عامہ ہے"

اسلام میں یہاں تک کہا جاتا ہے کہ راستے میں پڑا ہوا پتھر ہٹا دینا بھی صدقہ جاریہ ہے۔ آج ڈاکٹر، انجینئر، سائنس دان اور تحقیق کار انسانیت کی جان بچانے کیلئے کوشاں ہیں اور فلاحِ عامہ میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ سورۃ المائدہ میں ارشادِ ربانی ہے کہ

"جس نے کسی جان کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے بدلے کے بغیر کسی شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا اور جس نے کسی ایک جان کو زندہ رکھا اس نے گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا"
(5:32)

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

"اللہ اُس شخص سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں جو کسی بیمار کی عیادت کے لئے نہیں جاتا"

اللہ کی راہ میں مال خرچ کر کے اسکے بندوں کی مدد کرنا بھی انسانیت میں شامل ہے لہٰذا صدقات و خیرات کے ذریعے معاشرے کے غرباء کی مدد سے انسان انسانیت کے قریب ہو جاتا ہے۔ اس ضمن میں اسلام میں زکوٰۃ کو مالی عبادت کے طور پر صاحب استطاعت لوگوں پر فرض قرار دیا گیا۔ اس مالی عبادت پر اسلام میں اتنا زور ڈالا گیا کہ حکمران ریاست اس کو لوگوں سے زبردستی بھی لے سکتا ہے جیسا کہ ماضی میں خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا۔ صدقات کی اہمیت کا اندازہ قرآن پاک کی اس آیت سے لگایا جا سکتا ہے

"مسلمان تو وہ ہیں جو دولت کو خرچ کرتے ہیں بجائے اسکے کہ وہ دولت سے محبت کریں" (2:177)

پس اسلام انسانیت کا درس دیتا ہے جسکا مظاہرہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور اس ضمن میں مسلمانوں کیلئے آپ ﷺ کی زندگی رول ماڈل کی حیثیت رکھتی ہے جونکہ نبی کریم ﷺ تمام مخلوق خداوندی کے لیئے رحمت بن کر آئے۔ یہاں تک کہ دلائی لامہ نے 2015ء میں کہا کہ "انسانیت کے لیئے سب سے بڑی مثال محمد ﷺ ہیں کیونکہ محمد خود یتیم تھے مگر انہوں نے ریاست مدینہ قائم کی جہاں یتیموں کی مدد کی جاتی تھی"

5- اسلام دین و دنیا کا امتزاج

اسلام نے حیاتِ دنیاوی کو فانی اور آخرت کیلئے دار العمل قرار دیا ہے جبکہ ترکِ دنیا کا حکم نہیں دیتا۔ اکثر مذاہب میں خدا کی خوشنودی کے حصول کیلئے ترک دنیا کی تلقین کی جاتی ہے جبکہ اسلام نے دنیا و دین کی مصنوعی علیحدگی کو ختم کر دیا ہے۔ اسلام دین ترکِ دنیا کی کڑی مخالفت کی گئی ہے یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

"اسلام میں ترکِ دنیا کا کوئی مقام نہیں"

اسلام میں نا صرف ترکِ دنیا کی ممانعت کی گئی بلکہ ایسے دنیاوی اعمال جنہیں مادی سمجھا جاتا ہے جیسا کہ اکتساب رزق، اور فکر عیال کو باعثِ اجر قرار دیا۔ ارشادِ نبوی ہے کہ

"جو شخص والدین کے لئے محنت کرتا ہے وہ اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے اور جو اھل و عیال کے لئے محنت کرتا ہے وہ بھی اللہ کے لئے کام کرتا ہے اور جو اپنی ذات کو فقر و فاقہ سے بچانے کیلئے کام کرتا ہے وہ بھی اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے"

لہذا جو کام اللہ کی مرضی سے اور اس کی راہ میں کیے جائیں "عبادت" ہے سو رزق کمانا اور اپنے خاندان کی کفالت کرنا بھی عبادت ہے اور ان غفلت باعثِ عذاب ہے۔ اپنی دنیاوی بہتری سے غفلت برتنا یہ سوچتے ہوئے کہ آخرت سنور جائیگی، غلط ہے۔ اس لحاظ سے قرآن پاک میں ارشادِ خداوندی ہے کہ

"اور دنیا سے اپنا حصہ لینا نظر انداز مت کرو"

(القصص)

چنانچہ اسلام یہ بتاتا ہے کہ دنیوی اور اخروی زندگی دونوں کی اصلاح ضروری ہے ان میں سے کسی کو بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں کوئی جدائی نہیں، بلکہ یہ ایک دوسرے سے منسلک ہیں چنانچہ قرآن پاک میں مسلمانوں کو یہ دعا سکھائی گئی

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بہترین اجر دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا" 2.

درحقیقت انسان جو کچھ بھی اس دنیاوی زندگی میں کرتا ہے اسکا اثر اسکی اخروی زندگی پر پڑتا ہے جو کچھ وہ اس دنیا میں بوتا ہے اور آخرت میں کاٹتا ہے لہذا دنیاوی زندگی میں کامیابی آخرت میں نجات کا باعث ہے

۶- اخوت اور عالمگیر برادری:

اسلام تعصبات کو بالکل پسند نہیں کرتا اور مساوات، بھائی چارے کا داعی ہے۔ تمام مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیا گیا۔ ارشادِ خداوندی ہے کہ

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ کرو" **(آل عمران)**

لہٰذا ملتِ اسلامیہ کے تمام افراد کو ایک دوسرے ساتھ ایک کنبہ اور خاندان کی حیثیت دی گئی۔ اس اتحاد کا انداز نبی کریمؐ کی حدیث مبارکہ سے ہوتا ہے کہ

"تمام مسلمان ایک آدمی کی مانند ہیں جیسے جسم کے کسی ایک حصے کو ایذا پہنچے تو گویا پورا جسم اس سے متاثر ہوتا ہے"

جب تمام مسلمان آپس میں متحد ہونگے تو تبھی ایک عالمگیر برادری عمل میں آئیگی جو مسلمانوں کو ایک عالمی طاقت ثابت کرنے کا موجب بنتی ہے۔ آج مغرب مسلمانوں کے اسی عالمگیر اتحاد سے خوفزدہ ہے کہ کہیں مسلمان یکجا ہو کر ایک عالمگیر طاقت نہ بن جائیں اسی اثنا میں مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی ہر دم کوشش میں مگن ہے۔ لہٰذا اسلام اخوت کا سبق دیتا ہے جو مسلمانوں کیلئے انکی عالمی بقا کیلئے بہت مددگار ہے اور انکے حقوق کی محافظ ہے۔

۷- سادہ اور عقلی مذہب:

اسلامی تعلیمات سادہ اور قابلِ فہم ہیں۔ اس میں توحید، رسالت، زندگی اور اسکے بعد کے عقائد شامل ہیں جو کہ دونوں عقل و وجدان کیطرف سے قابلِ تائید ہیں۔ اسلام میں پیشہ وارانہ پادری

بزرگوں کا سرے سے کوئی تصور نہیں نیز اسکی عبادات و رسومات اس قدر سادہ ہیں کہ انہیں کوئی شخص بھی آرام سے سرانجام دے سکتا ہے۔ انسان اور اللہ کے درمیان ایک براہ راست تعلق ہے اور انسان اللہ کی کتاب سے براہ راست یہ بات جان سکتا ہے کہ خدا انسان سے کن چیزوں کا مطالبہ کرتا ہے اسلام بلا مقصد اطاعت کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ یہ غور و فکر کی تلقین کرتا ہے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ خدا سے دعا کریں **رب زدنی علما**۔ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"وہ لوگ جو عقل سے کام نہیں لیتے جانوروں سے بدتر ہیں"

اسی انداز میں حضورؐ نے تعلیم اور علم حاصل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

"علم حاصل کرنا ہر مومن مرد اور عورت پر فرض ہے"

اسی طرح فرمایا کر **"جو شخص حصول علم کے لئے گھر سے نکلتا ہے خدا کی راہ میں چلتا ہے"**

آپ کی تعلیمات کا یہ نتیجہ نکلا کہ عرب کے بدو جو کہ جہالت کا شکار تھے ایک مہذب اور علم سے لبریز تہذیب میں تبدیل ہو گئے۔ ان میں سے بیشتر علوم قرآن پاک سے ماخوذ ہیں مثلاً قرآن کی تفسیر کے ساتھ علم ادب، بلاغت و اعجاز قرآن پیدا ہوا، قرآن میں بکثرت ایسے مقامات کا ذکر ہے جنکی تلاش نے جغرافیہ کے علم کو فروغ دیا، اسی طرح قرآن حکیم میں بے شمار تاریخی مقامات کا تذکرہ کیا گیا جن کی تحقیق نے علم تاریخ کو جنم دیا لہٰذا دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں نے علوم و فنون کی تاریخ میں برتر ہو گئے۔ سورۃ البقرہ میں ارشاد خداوندی ہے کہ:

"بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لیکر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے زندہ کیا اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے۔ ان سب میں عقلمندوں کیلئے ضرور

نشانیاں ہیں۔" (2:164)

ان سب کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس دور میں جسے یورپ کی تاریخ کا سیاہ دور کہا جاتا ہے، علم کی شمع صرف مسلمانوں کی وجہ سے روشن رہی۔

٭ عالمی انقلاب و اصلاح

اسلام ایسا مذہب نہیں جو صرف انفرادی طور پر ایک انسان کے ذہن تک محدود رہے بلکہ یہ ایک اصلاحی اور انقلابی تحریک ہے جسکا مقصد یہ ہے کہ اسے دنیا میں رائج کیا جائے۔ آج اسلام دنیا میں دوسرا بڑا عالمی مذہب ہے۔ اسلام کے مطابق غلبہ و اقتدار اور حکمرانی خدا کو حاصل ہے لہٰذا دین اسلام کو دنیا میں رائج کیا جائے تاکہ اسلام دنیا پر غالب آجائے جو کہ اللہ کا دین ہے۔

"وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تاکہ اسے تمام دیگر ادیان پر غلبہ عطا کرے خواہ یہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گزرے" (القرآن)

نبی کریم ﷺ کو صرف دین اسلام کی تعلیمات و اللہ کا پیغام پہنچانے کیلئے اس دنیا میں نہیں بھیجا گیا بلکہ ان پر دین اسلام کو پورے عالم میں پھیلانے کی ذمہ داری بھی سونپی گئی۔ اس اثنا میں نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو ایک اجتماعی زندگی میں منظم کیا اور ان کی زندگیوں میں خود دین قائم کیا اور ان پر دین اسلام کے عالمی پھیلاؤ کی ذمہ داری عائد کی۔ مسلمانوں پر یہ فرض قرار دیا گیا کہ وہ دوسرے لوگوں کو نیکی کی تلقین کریں اور بدی سے روکے۔

"تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں (کی اصلاح) کیلئے میدان میں لائی گئی ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو۔" (3:110)

لہٰذا اسلام ایک ایسا نظام قائم کرتا جو مسلمانوں میں اجتماعیت قائم کرتا ہے جو اس نظام کے سماجی پروگرام پر کام کرتی ہے اور پوری انسانیت کے سامنے اسکی دعوت پیش کرے اسطرح اسلامی تحریک ایک تبلیغی

اور تعلیمی ادارہ ہے اور جو ریاست یا ادارہ و تحریک قائم کرتی ہے وہ بھی راہ حق کے فرائض انجام دیتی ہے

اسطرح اسلام محض ایک مذہب کی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ یہ ایک فلاحی و اصلاحی تحریک ہے جو نیکیوں کو قائم کرنے اور روکنے بدی کو مٹانے ہے اور خدا کی زمین سے ہر قسم کی بدی، ظلم و جبر، اور گمراہی مٹا کر دنیا کو اچھائیوں سے بھر دیتی ہے اور ایک ایسا نظام قائم کر دیتا ہے جس میں بقول حضرت ابو بکر "زمین اپنے خزانے اگل دیتی ہے اور آسمان اپنی برکتیں برسانے لگتا ہے۔

پس یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ایک مکمل دین ہے اور یہ اپنے اندر جامعیت وسعت رکھتا ہے۔ ہمیں مسلمان ہونے کے ناطے اسلام سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اسلام "درحقیقت" اپنی امتیازی خصوصیات کی وجہ سے باقی دوسرے مذاہب سے الگ ہے۔ دنیا میں کوئی بھی ایسا مذہب نہیں جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں راہنمائی فراہم کرتا ہو باقی مذاہب میں کہیں نہ کہیں ادھورا پن ہے۔ بدقسمتی سے دور حاضر میں مسلمان اپنے مذہب سے دور ہوتے جارہے ہیں اور مغربی تہذیب کو آہستہ آہستہ اپنا رہے ہیں اور اس طرح بے سکونی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اسلام امتیازی خصوصیات ہونے کی وجہ سے اسلام سب سے منفرد ہے اور اتنی زیادہ خصوصیات ہونے کے باوجود انسان اسکو اپنی راہنمائی کے لئے استعمال نہیں کر رہا۔ اسلام ایک دوامی لامحدود اور مکمل و پسندیدہ دین ہے لہذا اس کی موجودگی میں کسی اور مذہب کی ضرورت نہیں رہتی۔